نِسیان القرآن کا تحقیقی جائزہ

مفتی محمد راشد اعوان☆

Abstract

This article has produced to reform for those Hifiz ul Quraan who is not reciting the Holy Quraan while Hifz the Qur'an, they should focusing on this matter that any where mentioned in Holy book about reciters, Huffaz Karaam and the Holy Prophet it indicates those Hiffaz Karaam who are reciting the Holy book on daily baiss constantly and observe the meanings of this Holy book, he declares the hilal things to hilal and acts upon its all rules & regulations.

Forgetfulness means the person who denies the verses of the Qur'an or Forget its orders, According to this he will face the grave warnings among the memorized the Qur'an, who awarded great wealth of this holy book but they did not understand it and do not forbid lawful and unlawful, even forgotten the commandments of the Qur'an and put back on those Huffaz Karaam who forget due to weakness of memory but all have reciting practice by viewing only and trying their best to memorize time to time and they feel grief to forget it. Those disabled and inocent huffaz karam there is no any verse or hadith for them.

نِسیان القرآن کا تحقیقی جائزہ

نِسیان کا لفظ قرآن مجید میں دو معنی میں مستعمل ہے :

نسیان عربی زبان کا لفظ ہے، قرآن مجید میں یہ لفظ دو معنی میں استعمال ہوا ہے۔(۱) چھوڑ دینا(۲) بھول جانا

(۱) نسیان: چھوڑ دینا کے معنی میں:

اللہ تعالیٰ منافقین کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ

وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔(۱)

مذکورہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی اس میں لفظ نسیان چھوڑ دینے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اس کا حکم:

جب نسیان چھوڑ دینے کے معنی میں ہو تو اس کا حکم بہت سخت ہے، اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو منافق اور بے حکم قرار دیا ہے۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

بیشک منافق وہی پکّے بے حکم ہیں۔(۲)

(۲) نسیان: بھول جانا کے معنی میں:

جو کام بغیر قصد و ارادے کے کیا جائے اور اس میں خطا ہو جائے وہ بھول کہلاتی ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باریٔ تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا

اور بیشک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا۔(۳)

اس کا حکم:

جب نسیان بھول جانے کے معنی میں ہو تو شریعت میں اس پر گرفت نہیں۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو اپنے بندوں کو طریقۂ دعا تلقین فرمایا ہے اس میں یہ ہے:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا

اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں۔(۴)

قرآن بھول جانے سے کیا مراد ہے؟

مندرجہ بالا آیات سے نسیان کے معنی کی وضاحت ہو چکی ہے، اب غور طلب امر یہ ہے کہ نسیان کا تعلق اگر قرآن مجید کو یا اس کی آیات وطیبات کو بھولنے سے ہو تو پھر شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟ اور کیا ہر بھولنے والا قرآن وسنّت میں وارِد وعید کا مستحق ہو گا یا نہیں؟

{وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ} سے کیا مراد ہے؟

قرآن کریم میں ارشادِ باریٔ تعالیٰ ہے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔(۵)

اس آیت کے تحت مفسرین کرام نے فرمایا: یہاں نسیانِ قرآن یا عدمِ نسیانِ قرآن کا سرے سے ذکر ہی نہیں کیا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ یہاں نسیانِ قرآن کا ذکر نہیں ہو رہا۔ یہاں تو اس شخص کے لئے عذاب شدید کا ذکر ہو رہا ہے جو آیاتِ قرانی کا انکار کرے۔ یا اس کے احکام کو بھلا دے، اس صورت میں وہ حفاظ بھی اس وعید شدید میں داخل ہوں گے جنھیں قرآنِ کریم کی عظیم دولت ملی مگر انہوں نے اس کو سمجھا نہیں، اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام نہ جانا، حتّٰی کے اس کے احکام کو بھلا دیا اور قرآن کریم کو پس پشت ڈال دیا۔ رہے وہ حفاظ جو حافظے کی کمزوری کے باعث قرآن کو زبانی بھول گئے مگر دیکھ کر پڑھنے کا معمول ہے، اور وقتاً فوقتاً یاد کرنے کی کوشش وجستجو میں لگے رہتے ہیں اور بھولنے کا غم کسی کروٹ چین نہیں لینے دیتا، ایسے معذور و مجبور حفاظ کے لئے مذکورہ آیت میں یا کسی بھی حدیث میں کوئی وعید نہیں آئی۔

{کَذٰلِکَ اَتَتۡکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیۡتَهَا} سے کیا مراد ہے؟

ارشادِ باریٰ تعالیٰ ہے:

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتۡكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيۡتَهَا ‌ۚ وَكَذٰلِكَ الۡيَوۡمَ تُنۡسٰى

فرمائے گا یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں تو نے انہیں بُھلا دیا اور ایسے ہی آج تیری کوئی خبر نہ لے گا۔(۶)

علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی حنفی کا مؤقف:

علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۷۰ھ) ایسے تمام لوگوں کا رد فرمایا ہے جو مذکورہ آیت میں اس شخص کی مذمت بیان کرتے ہیں جسے قرآن بھول گیا ہو۔ بلکہ آپ فرماتے ہیں: اس آیت میں لفظ نسیان (ترک: یعنی چھوڑ دینے) کے معنیٰ میں ہے، بھول جانے کے معنیٰ میں نہیں۔(۷)

علامہ ابن کثیر الدمشقی الشافعی کا مؤقف:

ابو الفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر الدمشقی الشافعی (متوفی ۷۷۴ھ) اسی آیت مبارکہ {كَذٰلِكَ اَتَتۡكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيۡتَهَا} کے تحت لکھتے ہیں:

فاما نسیان لفظ القران مع فهم معناه والقيام بمقتضاه، فليس داخلا فی هذا الوعيد الخاص وإن كان مُتَوعدًا عليه من جهة أخرى

یعنی اگر قرآن کریم کے الفاظ بھول جائیں لیکن ان کے معنی ذہن نشین ہوں اور انسان قرآن کریم پر عمل پیرا ہو تو وہ اس وعیدِ خاص میں داخل نہیں۔ اگرچہ اس پر دیگر وجوہ سے کئی وعیدیں مذکور ہیں۔(۸)

علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن حیان الاندلسی الشافعی (متوفی ۷۴۵ھ) لکھتے ہیں:

والنسيان هنا بمعنى الترك لا بمعنى الذهول

یہاں نسیان ترک کے معنیٰ میں ہے بھول کے معنی میں نہیں۔(۹)

جماعۃ العلماء و نظام الدین بلخی کا موقف:

حفظ کے بھول جانے میں شوافع اور احناف کا اختلاف ہے، شوافع کے نزدیک بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ بغیر دیکھے نہ پڑھ سکے۔ اور احناف کے نزدیک بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ پھر قرآن شریف دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔ جیسا کہ

جماعۃ العلماء و نظام الدین بلخی (متوفی ۱۱۶۱ھ) نقل فرماتے ہیں:

إِذَا حَفِظَ الْإِنْسَانُ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ فَإِنَّهُ يَأْثَمُ، وَتَفْسِيرُ النِّسْيَانِ أَنْ لَا يُمْكِنُهُ الْقِرَاءَةُ مِنَ الْمُصْحَفِ

یعنی جب کوئی شخص قرآن پاک کو حفظ کرے پھر اسے بھلا دے تو وہ گنہگار ہوگا اور بھلا دینے کی تفسیر یہ ہے کہ قرآن شریف سے دیکھ کر بھی پڑھنا ناممکن ہو جائے۔ (۱۰)

علامہ بدر الدین عینی حنفی کا موقف:

امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۵۵ھ) {أجذم} کی شرح میں فرماتے ہیں:

ليس المراد: من يحفظ القران بالغيب ثم ينساه، وانما المراد: الذى يقرأ القران، ويعلم حلاله وحرامه ثم ينساه۔ أى: يتركه ولايعمل بما فيه۔

اس سے وہ مراد نہیں جو شخص قرآن مجید زبانی یاد کرے پھر بھول جائے، بلکہ اس سے مراد وہ ہے جس نے قرآن پاک پڑھا اور اس کے حلال و حرام کو جان لیا، پھر اس کو بھول گیا، یعنی قرآن پاک کے حلال و حرام کے مطابق عمل کرنا چھوڑ دیا۔ (۱۱)

علامہ مولانا علی القاری الحنفی کا موقف:

علامہ مولانا علی بن سلطان القاری الحنفی (متوفی ۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں:

ما من امرء يقرء القران ثم ينساه: أى: بالنظر عندنا، و بالغيب عند الشافعى، والنسيان عندنا ان لايقدر ان يقرأ بالنظر

جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھلادے: یعنی ہمارے نزدیک بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ پھر دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔اور شوافع کے نزدیک بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ پھر بغیر دیکھے نہ پڑھ سکے۔ ہمارے نزدیک بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ دیکھ کر پڑھنے کی قدرت بھی نہ رکھتا ہو۔(۱۲)

امام ابن العربی مالکی کا مؤقف:

الامام الحافظ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی المالکی (متوفی ۵۴۳ھ) اُسی حدیث کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں:

لا یخلو ان یکون نسیانها بذهاب حروفها و تلاوتها عن قلبه و لسانه، او تکون حاضرة لدیه ولکنه ترک العمل بها ، ولیس المراد بالنسیان فی هذا الحدیث الحالة الاولی ۔واما ترک العمل بالسورة او الایة او الحرف فذلک الذنب الاعظم۔ وفیه قال الله سبحانه: (كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا) أی ترکتها

یعنی یہاں بھولنا دو حالتوں سے خالی نہیں۔(۱) دل وزبان سے حروف اور تلاوت کا ختم ہو جانا۔(۲) یا یہ دونوں حالتیں موجود ہیں لیکن ان پر عمل چھوڑ دے، اور نسیان سے مراد اس حدیث میں حالت اولی نہیں۔(یعنی دل وزبان سے حروف یا تلاوت کا ختم ہونا نہیں بلکہ عمل کا ترک کرنا مراد ہے) بہر حال سورۃ یا آیت یا حرف پر عمل ترک کر دینا ہی یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ قرآن پاک میں اللہ سبحانہ نے فرمایا: {یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں تو نے انھیں بھلا دیا} یعنی ان کو ترک کر دیا۔(۱۳)

خلاصہ نسیان الحفظ:

لہذا خلاصہ یہ نکلا کہ احناف کے نزدیک جو حافظ قرآن پاک زبانی پڑھنا بھول گیا، مگر دیکھ کر پڑھ سکتا ہے، اور تلاوتِ قرآن اس کے روز مرّہ کے معاملات میں شامل ہے اور وہ اس کے احکامات پر عمل پیرا بھی ہوتا ہے وہ ان وعیدوں میں داخل نہیں، لیکن بہت بڑی سعادت سے محرومی ہے۔اور اگر قرآن مجید کو چھوڑے رکھنے کے سبب اس کو دیکھ کر پڑھنا بھی بھول گیا یا پھر اس کے احکامات پر عمل پیرا ہونا چھوڑ دیا تو اب اس وعید کو مستحق قرار پائے گا۔

امام احمد رضا بن نقی علی ابن رضا علی القادری البریلوی (متوفی ۱۳۴۰ھ) لکھتے ہیں:

اس سے زیادہ نادان کون! جسے خدا ایسی ہمت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدر اس کی جانتا اور جو ثواب اور درجات اس پر موعود (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو اسے جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا۔ مزید فرماتے ہیں جہاں تک ہو سکے اس کے پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر موعود ہیں حاصل ہوں اور بروز قیامت اندھا کوڑھی اٹھنے سے نجات پائے۔(۱۴)

حفظِ قرآن کے بعد قرآن سے لاتعلق ہو جانا وعید خاص میں داخل ہے:

چند ائمہ و محدّثین کرام جیسے امام نووی، امام بیہقی، امام بغوی، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اس آیت کو نسیانِ قرآن پر محمول کیا ہے اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ جو حافظ قرآن پڑھنے کے بعد اس سے مکمل بے توجّہی برتے اور اس سے مکمل طور پر لاتعلق ہو جائے (معاذ اللہ) اور نتیجۃً قرآن کریم انہیں بھول جائے، تو وہ اس وعید میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام حفّاظِ کرام کو قرآن کریم سے لاتعلق ہونے اور اسے پس پشت ڈالنے سے بچائے اور اس سے سستی و غفلت برتنے سے بھی محفوظ فرمائے۔(آمین)

قرآن کو بھلا دینا سب سے بڑا گناہ ہے:

یوں تو کبیرہ گناہوں کی فہرست بہت طویل ہے مگر ان میں سب بڑا گناہ جسے فرمایا گیا وہ قرآن بھلا دینا ہے۔

امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السِّجِستانی (متوفی ۲۷۵ھ) نقل فرماتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي، حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَ عُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي، فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ أَوْ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أُوتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

یعنی مجھ پر میری امّت کے اجر پیش کئے گئے حتّٰی کہ اس کے تنکے کا ثواب بھی جسے کوئی شخص مسجد سے نکالے اور میری امت کے گناہ میرے حضور پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی ایک سورۃ یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اسے بھلا دے۔(۱۵)

ابو الفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر الدمشقی الشافعی (متوفی ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

من أكبر ذنوب توافى به أمتي يوم القيامة سورة من كتاب الله كانت مع أحدهم فنسيها

جن کبیرہ گناہوں کی سزا قیامت کے دن میری امت کو دی جائے گی ان میں سے ایک یہ ہے کہ کسی شخص کو قرآن کی کوئی سورۃ یاد ہو پھر وہ اسے بھلا دے۔(۱۶)

قرآن حکیم کی کوئی آیت / حرف بھلا دینا کبیرہ گناہ ہے:

امام احمد بن حجر مکی ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۴ھ) گناہِ کبیرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَلْكَبِيرَةُ الثَّامِنَةُ وَالسِّتُّونَ : نِسْيَانُ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ مِنْهُ بَلْ أَوْ حَرْفٍ

۶۸واں گناہ کبیرہ قرآن حکیم یا قرآن کی کوئی آیت یا اس کا کوئی حرف بھلانا ہے۔(۱۷)

علامہ امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی المصری الشافعی (۸۵۲ھ) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب {الزھد} کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كُنَّا نَعُدُّ مِنْ أَعْظَمِ الذُّنُوبِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنَامُ عَنْهُ حَتّٰى يَنْسَاهُ

ہم اس بات کو کبیرہ گناہوں میں شمار کرتے تھے کہ ہم قرآن مجید کو یاد کریں پھر اس سے غفلت کر کے سو جائیں حتّٰی کہ اسے بھلا دیں۔(۱۸)

ابو الفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر الدمشقی الشافعی (متوفی ۷۷۴ھ) حدیث مبارک کے الفاظ {وَ إِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ} کے تحت لکھتے ہیں:

ومضمون هذه الأحاديث الترغيب في كثرة تلاوة القرآن واستذكاره وتعاهده لئلا يعرضه حافظة للنسيان فإن ذلك خطأ كبير نسأل الله العافية منه

ان تمام احادیث طیبات کا مضمون تلاوتِ قرآن کی کثرت، قرآن کے یاد رکھنے اور اس سے وابستگی رکھنے کی رغبت پر دلالت کرتا ہے تاکہ قرآن کے حافظ کو نسیان لاحق نہ ہو، کیونکہ یہ گناہِ کبیرہ ہے۔ ہم اس سلسلے میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔(۱۹)

(فلاں آیت بھول گیا) کہنے کی ممانعت:

ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی البستی (متوفی ۳۵۴ھ) نقل فرماتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا وَ بِئْسَمَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ مَا نَسِي

قرآن کریم کو یاد رکھو! یہ لوگوں کے سینوں سے رسی میں بندھے ہوئے جانوروں سے بھی زیادہ جلد بھاگ جانے والا ہے۔ یہ بری بات ہے کہ تم میں سے کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے فلاں فلاں آیت بھلا دی کہ وہ بُھولا نہیں بلکہ اسے بھلا دی گئی۔ (۲۰)

معلوم ہوا جو تلاوت قرآن کرنا چھوڑ دے اُسے آیات بھلا دی جاتی ہیں لہٰذا قرآنِ کریم کو یاد رکھنے کے لیے تلاوت پر مُواظبت (ہمیشہ پابندی) ضروری ہے۔

قرآن مجید قیامت کے دن قرآن بھلا دینے والے کی مخالفت میں ہو گا:

حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی العبسی (متوفی ۲۳۵ھ) طلق بن حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ، ثُمَّ نَسِيَهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ حُطَّ عَنْهُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ ، وَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَخْصُومًا

جو شخص قرآن سیکھے پھر اسے بلا عذر بھلا دے تو اس سے ہر آیت کے بدلے ایک درجہ ساقط ہو جاتا ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ (قرآن اس کی) مخالفت میں ہو گا۔ (۲۱)

قرآن کریم کو بھلا دینے والا کوڑھ کی حالت میں آئے گا:

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی (متوفی ۲۴۱ھ) نقل فرماتے ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا مِنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَنَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَهُوَ أَجْذَمُ

جس شخص نے قرآن سیکھا پھر اسے بھلا دیا وہ قیامت کے دن اللہ تعالی کو اس حال میں ملے گا کہ اجذم (کوڑھی) ہوگا۔(۲۲)

(اَجْذَمُ) کسے کہتے ہیں:

علامہ مولانا علی بن سلطان القاری الحنفی (متوفی ۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں:

{أجذم} أي لا يجد شيئا يتمسك به في عذر النسيان أو ينكس رأسه بين يدي الله حياء وخجالة من نسيان كلامه الكريم وكتابه العظيم

یہاں (اَجْذَمُ) سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس قیامت کے دن کوئی ایسی بات نہ ہوگی جسے وہ نسیان قرآن کا عذر بنا سکے، یا اُسے (آجْذَمُ) اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کا سر اللہ ربّ العزّت کے حضور اس کے کلامِ کریم اور کتاب عظیم کو بھلانے کے سبب ندامت و پشیمانی سے جھکا ہوگا۔

وقيل أجذم الحجة أي لا حجة له ولا لسان يتكلم به وقيل خالي اليد عن الخير

بعض نے کہا: (اَجْذَمُ) سے مراد یہ ہے کہ اس کے پاس نسیانِ قرآن کی کوئی دلیل نہیں ہوگی اور نہ صفائی بیان کرنے کے لئے زبان ہوگی، اور اس کا ہاتھ خیر سے خالی ہوگا۔(۲۳)

قرآن بھول جانے کا ایک سبب گناہ کا ارتکاب ہے:

حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی العبسی (متوفی ۲۳۵ھ) لکھتے ہیں:

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَا تَعَلَّمَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ، ثُمَّ نَسِيَهُ إِلاَّ بِذَنْبٍ، ثُمَّ قَرَأَ الضَّحَّاكُ {وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ} ثُمَّ قَالَ الضَّحَّاكُ وَأَيُّ مُصِيبَةٍ أَعْظَمُ مِنْ نِسْيَانِ الْقُرْآنِ

جو شخص قرآن سیکھے پھر اسے بھلا دے تو یہ اس کے گناہ کی وجہ سے ہے، پھر یہ آیت تلاوت کی:

{اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا} پھر ضحاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن بھلا دیئے جانے سے بڑی کون سی مصیبت و آفت ہے۔(۲۴)

قرآن بھول جانا سب سے بڑی مصیبت ہے:

امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی الشافعی (متوفی ۴۵۸ھ) نقل فرماتے ہیں:

وَاِنَّ نِسیانَ القرآنِ مِن اَعظمِ المَصَائب

بلاشبہ قرآن کریم کو بھول جانا سب مصیبتوں سے بڑی مصیبت ہے۔ (۲۵)

مذکورہ دلائل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ قرآن کریم کو بھلا دینا گناہِ کبیرہ ہے کیونکہ اس پر سخت وعیدیں ہیں، اور اس کا بھول جانا دنیوی اور اخروی فلاح و سعادت سے محرومی کا عظیم سبب ہے، مگر یاد رہے کہ یہ سب کچھ اس شخص کے لئے ہے جو قرآن کریم سے غفلت و روگردانی کرے اور پھر وہ قرآن کریم کو بھول جائے۔

نسیانِ قرآن پر عتاب و عذاب کا مستحق کون؟

یاد رہے قرآن کے بھلا دینے پر جتنی وعیدیں اور عتاب و عذاب کا ذکر ہے وہ اس شخص کے لئے ہے جو قرآن کریم کو پڑھنا ہی چھوڑ دے اور اس کے احکام و ضوابط سے یکسر غفلت برتے۔

رہا وہ شخص جسے تمام کوششوں کے باوجود قرآن کریم یاد نہیں رہتا وہ اس عذاب و عتاب یا وعیدوں سے مستثنیٰ ہے کیونکہ حتی الامکان کوشش کے باوجود حافظہ کمزور ہونا یہ معذوری کی صورت (Condition) ہے اس میں بندے کی پکڑ نہیں۔

ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری الخزرجی القرطبی المالکی (متوفی ۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے جو تلاوت کرتا رہتا ہے وہ اس کے حفظ پر حریص ہوتا ہے مگر نسیان اس پر غالب آجاتا ہے تو یہ اس میں سے نہیں۔

ایسا ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں ایک آدمی کی قرأت کو سنا تو فرمایا:

مالہ رحمہ اللہ لقد أذکرنی آیات کنت أنسیتھا من سورۃ کذا وکذا

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس پر کہ اس نے مجھے ایسی آیات یاد دلائی ہیں جن کو میں فلاں فلاں سورت سے بھول گیا تھا۔ (۲۶)

الشیخ حسین بن مسعود الفراء البغوی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۱۶ھ) لکھتے ہیں:

حضرت ابوعبید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فأما الذی هو حریص علی حفظه، دائب فی تلاوته إلا أن النسیان یغلبه، فلیس من ذلک فی شیء

وہ شخص جو قرآن کریم کو یاد رکھنے پر حریص (خواہش مند) ہو اور اس کی تلاوت پر ہمیشگی کرتا ہو مگر اس پر نسیان غالب ہو تو مذکورہ وعیدوں میں سے کوئی وعید اس کو شامل نہیں۔(۲۷)

قانونِ الٰہی ہے کہ بے بس، مجبور و معذور کی اس معاملے میں پکڑ نہیں جو اس کے اختیار سے باہر ہو۔ جیسا کہ ارشادِ باریٰ تعالیٰ ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر (۲۸)

Allah places not burden on any soul but to the extent of his strength

امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی الشافعی (متوفی ۴۵۸ھ) نقل فرماتے ہیں:

عن أبی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من تعلم القرآن فی شبیبته اختلط القرآن بلحمه و دمه ومن تعلمه فی کبرہ فهو یتفلت منه و لا یترکه فله أجرہ مرتین ألفاظهم سواء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اپنی جوانی میں قرآن سیکھتا ہے تو قرآن اس کے گوشت اور خون میں شامل ہو جاتا ہے اور جو شخص اس کو بڑی عمر (پختہ عمر) میں سیکھتا ہے جبکہ وہ قرآن (اس کے ذہن سے بڑھاپے کی وجہ) سے نکل جاتا ہے۔ لیکن وہ شخص اسے چھوڑتا نہیں تو اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔(۲۹)

معلوم ہوا کہ ایسا شخص جس کے ذہن سے قرآن بار بار نکل جاتا ہے، چاہے بڑھاپے کی وجہ سے ہو یا ذہنی کمزوری کی وجہ سے یا کسی بیماری کی وجہ سے، بہر حال وہ پھر بھی قرآن کریم کو پڑھنا نہیں چھوڑتا چاہے اس کا حافظہ ساتھ دے یا نہ دے ایسے کے لئے دو اجر کی بشارت سنائی گئی ہے لہٰذا ایسا شخص عذاب کا مستحق نہیں ہو سکتا اور ایسے شخص پر کوئی گناہ یا مواخذہ بھی نہیں۔

سال میں ایک مرتبہ قرآن لازمی ختم کریں:

جماعۃ العلماء ونظام الدین بلخی (متوفی ۱۱۶۱ھ) نقل فرماتے ہیں:

مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فِي السَّنَةِ مَرَّةً لَا يَكُونُ هَاجِرًا

جس نے سال میں ایک مرتبہ ختم قرآن کرلیاوہ چھوڑنے والا نہ ہو گا(۳۰)

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہنے والے اور اس کو یاد رکھنے والے وعید خاص میں داخل نہیں۔ قرآن مجید کو بھلانے کی مذکورہ سزا صرف اس شخص کے لئے ہے جو تعلیمِ قرآن وحفظِ قرآن کے بعد قرآن کریم کو اٹھا کر طاقِ نسیاں میں رکھ دے اور اس سے مکمل بے توجہی اور روگردانی برتے، حتّٰی کہ وہ اس نعمتِ عظیمہ سے محروم ہو جائے۔

یاد کرنے کی دو قسمیں:

یاد کرنادوطرح سے ہوتا ہے:

(۱)از بان سے۔ (۲) دل سے۔

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جب وہ قرآن کریم زبانی یاد کرے تو اس کی حالت یہ ہو کہ دل وزباں یک جان ہوں۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ بندہ دلی طور پر غافل بھی ہو جائے مگر پھر بھی قرآن لَبوں پر جاری رہے گا اور جب سستی میں زبان سے نہ پڑھے گا تو پھر بھی ان شاء اللہ عزوجل دل قرآن کریم کی محبت میں مستغرق ہو گا۔

قرآن کریم کو یادرکھنے سے مراد یہ ہے کہ بندہ تلاوت کرتا رہے اور قرآن کریم سے وابستہ رہے۔ جس شخص کی زبان پر قرآن کاوِرد اور دل میں قرآن کی یاد نہ ہو تو وہ قرآنِ کریم وفرقان حمید سے نصیحت حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قرآن کریم ایسا ذکر ہے جو نصیحت ماننے والوں کیلئے دل وزبان پر ہونا اوّلین شرطوں میں سے ہے۔ ورنہ اس سے استفادہ ممکن نہیں۔

تلاوت کی باقاعدگی:

امام زرکشی ابو عبد اللہ بدر الدین محمد بن عبد اللہ بن بہادر (متوفی ۷۹۴ھ) لکھتے ہیں:

حافظِ قرآن کو چاہیے کہ وہ حفظ کرنے کے بعد اس کی تلاوت باقاعدگی سے کرے کہ اللہ تعالی کے ہاں تلاوت کرتے رہنے والوں کے بڑے درجے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَتْلُونَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ

اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کے اوقات میں۔ (۳۱)

.Recite the signs of Allah in the hours of night and prostrate

اللہ تعالیٰ نے اس کتاب مبین کا نام (ذکر) رکھا ہے اور ذکر سے روگردانی یا اسے یاد کرنے کے بعد بھلانے والے کے لئے وعید ارشاد فرمائی ہے۔(۳۲)

ناظرہ قرآن کریم پڑھنے والوں کے لئے ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ وہ قرآن کریم کا ایک نسخہ اپنے گھر یا کاروبار کی جگہ رکھیں اور روزانہ اس کو پڑھنے کا معمول بنائیں، حفّاظِ کرام اگر قرآن کریم کا نسخہ نہ بھی رکھیں اور چلتے پھرتے تلاوت کرتے رہیں تو ان کے لئے یہ ہی ذکر ہے، اور مقصود اس ذکر کو اپنائے رکھنا ہے نہ کہ اس سے روگردانی اور چھوڑ دینا۔

قرآن کریم کو یاد رکھنے کی تاکید:

الحمد للہ ہمارے اسلاف وبزرگانِ دین کا تو یہ معمول تھا کہ جب تک صبح قرآن کریم کی تلاوت نہ فرمالیتے اس وقت تک اپنے کام کاج کو ہاتھ نہ لگاتے تھے، مگر اب تو ہماری حالت یہ ہے کہ قرآن کریم ہمارے گھروں میں طاقوں میں رکھا رہ گیا ہے، خوبصورت غلاف اور مزیّن صندوق میں محفوظ کر کے رکھ دیا ہے، اور جن کے سینوں میں محفوظ ہے، ان کو بھی زبان ہلانے کی فرصت نہیں۔ اور پھر اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم سینوں سے نکل جاتا ہے۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ میں واضح بیان موجود ہے:

حافظِ قرآن کی مثال:

ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۶ھ) نقل فرماتے ہیں:

سید دوعالم نورِ مجسّم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ

حافظِ قرآن کی مثال ایسی ہے جس طرح سخت بندھے ہوئے اونٹ والا شخص، پس اگر وہ اس پر نگرانی رکھے تو اسے روکے رکھتا ہے اور اگر اسے چھوڑ دے تو وہ چلا جاتا ہے۔(۳۳)

اس کے علاوہ یہ حدیث صحیح مسلم، سنن نسائی، موطا امام مالک، موطا امام محمد میں بھی موجود ہے۔

نبی کریم ﷺ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا

قرآن کریم کی حفاظت کرو (اسے پڑھتے پڑھاتے، سنتے سناتے رہو) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یہ بندھے ہوئے اونٹ سے جلد بھاگ جانے والا ہے۔(۳۴)

امام ابن حجر عسقلانی کی مذکورہ روایت کی وضاحت:

علامہ امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی المصری الشافعی (۸۵۲ھ) احادیث مبارکہ کے الفاظ پر گفتگو فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

{وتعاھدہ} کا مطلب ہے قرآن کریم کے ساتھ تجدید عہد اور اس کی تلاوت پر مداومت (یعنی باقاعدگی) مزید فرماتے ہیں: اس حدیث میں قرآن کریم کی ناظرہ یا زبانی ہمیشہ تلاوت کرنے کا حکم ہے۔ بے شک جو شخص ہمیشہ تلاوت قرآن کرتا رہتا ہے اس کی زبان اس کے لئے نرم ہو جاتی ہے، اور قرآن کا پڑھنا اس پر سہل ہو جاتا ہے اور جو شخص قرآن سے دور رہے اس پر قرآن کا دل میں محفوظ رکھنا اور زبان پر پڑھنا ثقیل اور مشکل ہو جاتا ہے۔

{الْمُعَقَّلَة} کا معنی ہے عقال (رَسّی) کے ساتھ سخت باندھا ہوا۔ عقال اس رسی کو کہتے ہیں جو اونٹ کو بٹھا کر اس کے گھٹنے میں سختی کے ساتھ باندھی جاتی ہے۔ پس قرآن کے یاد کرنے اور اس کی ہمیشہ تلاوت کرنے کی تشبیہ اونٹ کے باندھنے کے ساتھ اس لئے دی گئی ہے کہ اونٹ کے بدک کر بھاگنے کا کھٹکا ہر وقت لگا رہتا ہے۔ پس جب تک تلاوت پر مداومت رہے گی قرآن (سینے میں) موجود رہے گا۔ جیسا کہ اونٹ جب تک رسی میں بندھا رہے تو محفوظ رہتا ہے۔ اونٹ کی مثال بطور خاص اس لئے دی گئی کہ انسان کے تصرف میں رہنے والے جانوروں میں سے یہ سب سے زیادہ فرار ہونے والا ہے، یہ جب بھاگ جائے تو اس کا پکڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔(۳۵)

قرآن مجید کو یاد رکھنے کیلئے شب و روز تلاوت ضروری ہے:

امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری (متوفی:۲۶۱ھ) نقل فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ

جب حافظِ قرآن شب و روز قرآن کی تلاوت کرتا رہے تو وہ قرآن کو یاد رکھتا ہے اور جب وہ نہ پڑھے تو بھلا دیتا ہے (۳۶)

اس حدیث مبارک کے الفاظ یہ وضاحت کر رہے ہیں کہ اگر تلاوت قرآن باقاعدگی و ہمیشگی سے نہ کی جائے تو یہ قرآن قلبِ انسانی میں نہیں رہتا۔

علامہ مولانا علی بن سلطان القاری الحنفی (متوفی ۱۰۱۴ھ) علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

و إنما كان كذلك لأن القرآن ليس من كلام البشر بل هو من كلام خالق القوى والقدر ومنحهم هذه النعمة العظيمة فينبغي له أن يتعاهده بالحفظ والمواظبة عليه ما أمكنه۔ (ملتقطاً)

چونکہ قرآن کسی بشر کا کلام نہیں بلکہ یہ کلامِ خالق ہے جو قوی اور قادر ہے۔ تو اس نعمتِ عظمیٰ کے ساتھ وابستگی رکھی جائے اور جس قدر ممکن ہو باقاعدگی سے اس کی تلاوت کی جائے۔ (۳۷)

قرآن کو یاد رکھنے کے دو طریقے:

آخر میں حفاظِ قرآن کی خیر خواہی کی نیت سے قرآن کو ہمیشہ یاد رکھنے کے دو طریقے تحریر کرتا ہوں تاکہ اجر و ثواب کے بیش بہا خزانے میسر ہوں۔

(۱) قرآن کو دل و دماغ میں محفوظ رکھنے کا بہترین طریقہ:

ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی السلمی (متوفی ۲۷۹ھ) نقل فرماتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ قرآن میرے سینے سے نکل جاتا ہے تو میں اس کو پڑھنے کی قدرت نہیں پاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابو الحسن! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ دے اور جسے تم سکھاؤ اسے بھی فائدہ دے، اور جو تو سیکھے گا وہ تیرے سینے میں جمادے گا (یعنی ثبت کردے گا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی بالکل یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے سکھایئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب شبِ جمعہ ہو تو اگر تم قدرت رکھو تورات کے آخری حصے میں قیام کرو کیونکہ یہ فرشتے کی حاضری اور دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ (اگر تہائی رات میں ممکن نہ ہو تو درمیانی رات / یا پھر رات کی ابتدائی حصے میں بھی یہ نماز پڑھ سکتے ہیں)

طریقہ نماز برائے حفظِ قرآن:

پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (سورۂ یاسین، مکمل پارہ ۲۲ تا ۲۳) دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد (سورۂ دخان، مکمل پارہ ۲۵) تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد (سورۂ الم سجدہ، مکمل، پارہ ۲۱) اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد (سورۂ ملک، مکمل، پارہ ۲۹) پڑھے۔ تشہّد سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرو، پھر مجھ پر اور انبیاء کرام علیہم السلام پر بہترین الفاظ میں درود وسلام پڑھو، اور تمام مؤمنین ومؤمنات اور اپنے ان بھائیون کے لئے استغفار کرو جن تم سے پہلے ایمان لائے اور پھر آخر میں یہ دعاء پڑھو۔

دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ اَبَداً مَّا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُکَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْهِکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُکَ یَا اَللّٰهُ، یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْهِکَ: اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ بَصَرِیْ، وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَاَنْ

تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُکَ وَلَا یُؤْتِیْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

ترجمۂ دعاء:

یا اللہ مجھ پر رحم فرما کہ جب تک میں زندہ رہوں گناہوں سے بچتا رہوں اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بیکار چیزوں میں تکلیف نہ اٹھاؤں اور مجھے اپنی پسند کے اعمال کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ! زمین و آسمانوں کو بغیر نمونہ کے پیدا کرنے والے، اے عظمت وبزرگی والے اور ایسے غلبہ کے مالک جس کا حصول ناممکن ہے۔ اے اللہ! اے رحمن! میں تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تونے اپنا کلام پاک مجھے سکھایا اسی طرح اس کو میرے سینے میں محفوظ بھی کر دے، اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اسے اس طرح پڑھوں جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! زمین و آسمانوں کو بغیر نمونہ کے پیدا کرنے والے، اے عظمت وبزرگی والے اور ایسے غلبہ کے مالک جس کا حصول ناممکن ہے۔ اے اللہ! اے رحمن! میں تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی کتاب کے نور سے منوّر فرمادے اور میری زبان کو اس کے پڑھنے میں چلادے اور اس کی برکت سے میرے دل کی تنگی کو دور فرمادے اور میرے سینہ کو کھول دے اور اس کی برکت سے میرے جسم سے گناہوں کے میل کو دھودے کیونکہ تیرے سوا حق کی پیروی میں میری اعانت کرنے والا کوئی نہیں اور صرف تو ہی عطا فرماتا ہے۔ اور گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر چلنے کی طاقت صرف اللہ بلند عظمت والے کے پاس ہے۔

اے ابو الحسن! اس عمل کو تین یا پانچ یا سات جمعہ کرنا، اللہ کے حکم سے قبول ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کسی مؤمن کی دعا رد نہیں کی جائے گی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ پانچ یا سات مرتبہ یہ عمل کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اسی مجلس میں آئے تو عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! پہلے میری کیفیت یہ تھی کہ چار آیات بھی یاد نہیں کر سکتا تھا، جب بھی وہ چار آیات پڑھتا تو وہ مجھے بھول جاتی تھیں اور اب چالیس آیات یاد کرتا ہوں پھر زبانی پڑھتا ہوں تو مجھے یوں لگتا ہے گویا کہ میری آنکھوں کے سامنے کتاب اللہ موجود ہے۔ اور میں حدیث سنتا تھا پھر جب دوہراتا تھا وہ مجھے بھول جاتی تھیں، لیکن آج میں کئی احادیث سنتا ہوں اور ان میں سے کوئی بھی مجھے نہیں بھولتی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو الحسن! ربّ کعبہ کی قسم! تو مؤمن ہے۔ (۳۸)

اگرچہ اس حدیث پر محدّثین کرام نے محدثانہ گفتگو فرمائی ہے، لیکن فی الوقت طوالت میں جائے بغیر یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ!

امام احمد بن حجر مکی ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۴ھ) اور امام امام شمس الدین ابو الخیر محمد بن عبد الرحمن السخاوی (متوفی ۹۰۲ھ) اس پر کلام فرمانے کے بعد لکھتے ہیں:

وأخبرني غير واحد أنهم جربوا الدعاء به فوجدوه حقاً والعلم عند الله تعالى

ہمیں متعدد حضرات نے بتایا ہے کہ انہوں نے اس دعا کو آزمایا اور حق پایا اور حقیقی علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔(۳۹) (۴۰)

ہر کوئی جانتا ہے ایسا نسخہ جو آزمودہ و مجرّب ہو اور کسی قسم کے نقصان کا باعث نہ ہو اس کے استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح ایسا طریقہ جس پر شریعت کا اعتراض نہ ہو اس کو اپنا لینے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ اور پھر دو مشہور ائمہ کرام کے اقوال ہم نے پڑھے اگر اس میں شرعی کوئی خرابی ہوتی تو سختی کے ساتھ منع فرمادیتے، ہمارے اسلاف کا منع نہ فرمانا اس کے مباح ہونے کی دلیل ہے۔

سوتے وقت دس آیات کا معمول:

امام جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

حضرت مغیرہ بن سُبَیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنَ الْبَقَرَةِ عِنْدَ مَنَامِهِ لَمْ يَنْسَ الْقُرْآنَ : أَرْبَعُ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِهَا وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَانِ بَعْدَهَا وَثَلَاثٌ مِنْ آخِرِهَا

جو شخص سوتے وقت سورۂ بقرۃ کی دس آیتیں پڑھے گا قرآن شریف کو نہ بھولے گا، (اس طرح کہ) چار آیتیں شروع کی اور آیت الکرسی اور دو اس کے بعد کی اور آخر کی تین آیات۔(۴۱)

ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری الخزرجی القرطبی المالکی (متوفی ۶۷۱ھ) اسحٰق بن عیسیٰ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

{ لَمْ يَنْسَ مَا قَدْ حَفِظَ }

جو حفظ کر چکا ہے وہ نہیں بھولے گا(۴۲)

راقم الحروف اس نے اس پر عمل کیا تو اس کو مجرّب پایا ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے اور ہمیں اس کے احکامات واصولیات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حوالہ جات

(۱) القرآن المجید، سورۃ التوبۃ، سورۃ نمبر: ۹، پارہ: ۱۰، آیۃ: ۶۷۔

(۲) القرآن المجید، سورۃ التوبۃ، سورۃ نمبر: ۹، پارہ: ۱۰، آیۃ: ۶۷۔

(۳) القرآن المجید، سورۃ طٰہٰ، سورۃ نمبر: ۲۰، پارہ: ۱۶، آیۃ: ۱۱۵۔

(۴) القرآن المجید، سورۃ البقرۃ، سورۃ نمبر: ۲، پارہ: ۳، آیۃ: ۲۸۶۔

(۵) القرآن المجید، سورۃ طٰہٰ، سورۃ نمبر: ۲۰، پارہ: ۱۶، آیۃ: ۱۲۴۔

(۶) القرآن المجید، سورۃ طٰہٰ، سورۃ نمبر: ۲۰، پارہ: ۱۶، آیۃ: ۱۲۶۔

(۷) تفسیر روح المعانی، سورۃ طٰہٰ، تحۃ الآیۃ: ۱۲۵ / ۱۲۶، ج ۱۶، ص ۲۷۸۔

(۸) تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، تحۃ الآیۃ: ۱۲۷ سورۃ طٰہٰ، ج ۵، ص ۳۲۴۔

(۹) التفسیر البحر المحیط، سورۃ طٰہٰ، تحۃ الآیۃ: ۱۲۶، ج ۶، ص ۲۶۶۔

(۱۰) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الرابع فی الصلوٰۃ والتسبیح وقرأۃ القرآن والذکر والدعاء ورفع الصوت عند قرأۃ القرآن، ج ۴۲، ص ۴۶۷۔

(۱۱) شرح سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، بَابٌ: فِیمَنْ حَفِظَ القُرآنَ ثم نَسِیَهُ، ج ۵، ص ۳۸۸۔

(۱۲) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ، کتاب فضائل القرآن، باب فی توابع الفضائل، ج ۷، ص ۶۳۔

(۱۳) عارضۃ الاحوذی بشرح صحیح الترمذی، ج ۱۱، ص ۳۸۔

(۱۴) العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ، ج ۲۳، ص ۶۴۵ / ۶۴۷۔

(۱۶) سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب فی کنس المسجد، رقم الحدیث: ۴۶۱، ج ۱، ص ۱۷۴۔

(۱۷) فضائل القران لابن کثیر، کتاب فضائل القرآن، باب استذ کار القرآن و تعاھدہ، ج ۱، ص ۲۲۰

(۱۸) الزواجر عن اقتراف الکبائر، باب الاحداث، الکبیرۃ الثامنۃ والستون، ج ۱، ص ۳۱۰۔

(۱۹) المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیۃ، کتاب فضائل القرآن، بَابُ عِقَابِ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِیَهُ أَوْ لَمْ یَعْمَلْ بِهِ أَوْ رَآئی بِهِ وَالنَّهْیِ عَنِ الجدل فِیهِ، ج ۱۴، ص ۴۰۹، رقم: ۳۵۰۲۔

(۲۰) صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، کتاب الرقائق، باب قرأۃ القرآن، ج ۳، ص ۳۸، رقم الحدیث: ۷۶۲۔

(۲۱) مصنف لابن ابی شیبہ، کتاب فضائل القرآن، باب: فی نسیان القرآن، رقم الحدیث: ۲۹۹۹۷، ج ۶، ص ۱۲۴۔

(۲۲) مسند الامام احمد بن حنبل، باقی مسند الانصار، حدیث سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۲۵۱۶، ج ۵، ص ۲۸۵۔

(۲۳) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب فضائل القرآن، باب فی توابع الفضائل، ج ۷، ص ۶۳۔

(۲۴) مصنف لابن ابی شیبہ، کتاب فضائل القرآن، باب: فی نسیان القرآن، رقم الحدیث: ۲۹۹۹۶، ج ۶، ص ۱۲۴۔

(۲۵) شعب الایمان، التاسع عشر، ھو باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوۃ القرآن، رقم الحدیث: ۱۹۶۵، ج ۲ ص ۳۳۴۔

(۲۶) الجامع لأحکام القران، سورۃ الشوریٰ، تحۃ الأیۃ: ۳۰، ج ۱۶، ص ۳۰۔

(۲۷) شرح السنۃ، کتاب الطھارۃ، باب الرکعتین بعد العشاء، ج ۴، ص ۴۹۵۔

(۲۸) القرآن المجید، سورۃ البقرۃ، سورۃ نمبر ۲، پارہ: ۳، آیۃ: ۲۸۶۔

(۲۹) شعب الایمان، التاسع عشر، ھو باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تعالیم القرآن، رقم الحدیث: ۱۹۵۲، ج ۲ ص ۳۳۰۔

(۳۰) الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الرابع فی الصلوٰۃ والتسبیح وقرأۃ القرآن والذکر والدعاء ورفع الصوت عند قرأۃ القرآن، ج ۴۲، ص ۴۷۰۔

(۳۱) القرآن المجید، سورۃ آلِ عمران، سورۃ نمبر: ۳، پارہ: ۴، آیۃ: ۱۱۳

(۳۲) البرھان فی علوم القرآن، النوع التاسع والعشرون: فی آداب تلاوتھا وکیفیتھا، فصل: فی دوام تلاوۃ القرآن بعد تعلمہ، ج ۱، ص ۴۵۸۔

(۳۳) صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب: استذکار القران وتعاھدہ، ج ۴ ص ۱۹۲۰، الرقم الحدیث: ۴۷۴۳۔

(۳۴) صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب: استذکار القران وتعاھدہ، ج ۴ ص ۱۹۲۱، الرقم الحدیث: ۴۷۴۶۔

(۳۵) فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، قولہ: باب استذکار القرآن وتعاھدہ، رقم: ۴۷۴۲، ج ۹، ص ۷۹۔

(۳۶) الصحیح المسلم، کتاب: صلوٰۃ المسافرین وقصرھا، باب الأمر بتعھد القرآن وکراھۃ قول نسیت آیۃ کذا وجواز قول أنسیتھا، رقم الحدیث: ۷۸۹، ج ۱ ص ۵۴۳۔

(۳۷) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب فضائل القرآن، باب فی توابع الفضائل، ج ۷، ص ۵۰۔

(۳۸) السنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء الحفظ، ج ۵، ص ۵۶۳، رقم: ۳۵۷۰۔

(۳۹) الدر المنضود فی الصلوٰۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود، الحادی والأربعون: فی الدعاء لحفظ القرآن، ج ۱، ص ۲۵۰۔

(۴۰) القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع، صلوٰۃ الحاجۃ، الصلاۃ علیہ عند افتتاح الکلام، ج ۱، ص ۲۴۳۔

(۴۱) الدر المنثور فی التفسیر الماثور، سورۃ البقرۃ، تحۃ الأیۃ: ۶، ج ۱، ص ۱۴۹ / ۱۵۰۔

(۴۲) الجامع لأحکام القران، تفسیر سورۃ البقرۃ، الکلام فی نزولھا وفضلھا وما جاء فیھا، ج ۱، ص ۱۵۳۔